Date May 14/23 Urdu (Essay, Precie — Paper)

Samra — Nazir DMS—Duu 003

س 3: جملوں کی ساخت درست کریں۔

درست	غلط
وہ آپ کا منتظر ہے۔	1: وہ لب سڑک آپ کا منتظر ہے۔
نہ کھانا کھایا نہ ہی پانی پیا۔	2: نہ ہی کھانا کھایا نہ ہی پانی پیا۔
طلباء کو چاہیے کہ ہر وقت کی پابندی کریں۔	3: طلباء کو ہر وقت کی پابندی کریں۔
حقیقت میں وہ سچا ہے۔	4: درحقیقت میں وہ سچا ہے۔
وہ بہت ہوشمند انسان ہے۔	5: وہ بہت ہوش مند انسان ہے۔
دہی کڑوا ہے۔	6: دہی کڑوی ہے۔
اس کے دستخط اچھے ہیں۔	7: یہ اس کا دستخط اچھا ہے۔
یہ عورت بڑی چالاک ہے۔	8: یہ بڑھیا عورت بڑی چالاک ہے۔
نکتہ چینی مت کرو۔	9: نقطہ چینی مت کرو۔
دشمن نے اس عورت کا گلا کاٹ اتارا۔	10: دشمن نے اس عورت کا گلا کاٹ اتارا

س 4: درج ذیل کے الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ — جملے

بغلیں جھانکنا: جب ملزم پر عدالت میں جرح ہوئی تو وہ بغلیں جھانکنے لگا۔

ناک کٹنا: اس نے چوری کر کے خاندان کی ناک کٹوا دی۔

پھولے نہ سمانا: علی جماعت میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے کے بعد پھولے نہ سما رہا تھا۔

سینہ سپر ہونا: جنگ بدر میں مسلمانوں نے سینہ سپر ہو کر کفار کا مقابلہ کیا۔

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے: ہم راز اور گھر کا راز جاننے والا ہی گھر کی لنکا ڈھاتا ہے۔ زیادہ نقصان پہنچانے کا سبب بنتا ہے۔

Scanned with CamScanner

Date

س 5: درج ذیل اشعار کی تشریح کریں۔

1: لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اس کارگہ شیشہ گری کا

شاعر کا نام: میر تقی میر۔

مفہوم: اے انسان یہ دنیا جس میں تو زندگی گزار رہا ہے۔ ایک شیشہ بنانے والے کارخانے کی مانند ہے۔ اس لیے تجھے یہاں پر احتیاط سے زندگی گزارنی چاہیے۔

تشریح: میر تقی میر نے اس شعر میں انسان کو احتیاط سے زندگی گزارنے کی نصیحت کی ہے۔ اس شعر میں وہ انسان سے مخاطب ہیں کہ وہ جس دنیا میں رہ رہا ہے وہ انتہائی نازک ہے شیشے کی طرح۔ لہٰذا اسے زندگی احتیاط سے گزارنی چاہیے۔ یہ کائنات جس میں وہ زندگی بسر کر رہا ہے شیشہ سازی کے کارخانے کی مانند ہے۔

جہاں پہ کام کرنے والے پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں۔ کیونکہ ذرا سی بے احتیاطی سے شیشہ ٹوٹ سکتا ہے۔ یا اس میں دراڑ آسکتی ہے۔ اسی طرح انسانی زندگی سے ذرا سی بے احتیاطی سے زندگی کا توازن بگڑ سکتا ہے۔ میر تقی میر نے اسی لحاظ سے ایک اور شعر کہا ہے

اسے ہر دم قدم کو اپنے رکھو احتیاط سے یاں
یہ کارگاہ ساری دکان شیشہ گر ہے

بالکل اسی طرح انسانی تعلق بھی نازک ہوتے ہیں۔ کہ ذرا سی بات سے دلوں کے آئینے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اس لیے دوسروں سے بات کرتے ہوئے خیال کرنا چاہیے کہ اس کے دل کو آپ کی وجہ سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ کیونکہ زبان کا زخم تلوار کے زخم سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کائنات کی نزاکت لطافت اور خوبصورتی یہاں پر انسانوں کے بے حد محتاط رہنے سے ہی قائم رہ سکتی ہے۔

شاعر مشرق نے بھی اسی مفہوم کو بخوبی سے بیان کیا ہے۔

زندگی کی راہ میں چل، لیکن ذرا بچ بچ کے چل
یہ سمجھ لے کوئی مینا خانہ بار دوش ہے

2۔ دہن پر ہیں ان کے گماں کیسے کیسے
کلام آتے ہیں درمیاں کیسے کیسے

شاعر کا نام:- خواجہ حیدر علی آتش

مفہوم:- جیب کی زبان سے محبوب سے باہم کلام ہونا۔ محبوب کو تصور کرنا اور اس سے کلام کرنا۔

تشریح:- اس شعر میں شاعر محبوب کا تصور کر رہا ہے۔ اور محبوب کے بارے میں خیالات پیدا ہو رہے ہیں اس کے دل میں۔ شاعر محبوب کے حسن کا تذکرہ کر رہا ہے۔ جیب کی زبان سے وہ محبوب سے جذبات کا اظہار کر رہا ہے۔

محبوب کو دیکھ نہ جانے کیسے کیسے خیالات دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ کبھی پھول کی طرح نازک لگتا ہے تو کبھی لعل کی مانند دکھائی دیتا ہے۔ محبوب کو دیکھ کر عاشق کی زبان پر بے اختیار ایسے الفاظ نکلتے ہیں جو کہ محبوب کو حیران کر دیتے ہیں۔

زبان سے محبوب کا حسن کا تذکرہ کرنا، اس کی تعریف کرنا یہ سب عاشق کو زیب دیتا ہے۔ محبوب سے ملاقات عاشق کے لیے خوشی کا باعث بنتا ہے۔ لیکن محبوب کے متعلق سے خیالات کا بننا جو کہ حقیقت پر مبنی نہ ہوں عاشق کو تکلیف میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اس طرح

Scanned with CamScanner

Date /

رشتے میں دراڑ پڑ جاتی ہے۔ جبکہ عاشق کے ذہن پر محبوب ایک کلی اور کھلتے ہوئے پھول کی مانند ہے۔

اور جب محبوب گویا ہوتا ہے کلام کرتا ہے تو گویا اس کی زبان سے پھول جھڑتے ہیں۔ یعنی کہ عاشق کے خیال میں اس کے محبوب کا نہ صرف چہرہ حسین ہے بلکہ اس کی زبان میں بھی شگفتگی ہے۔ اور گفتگو کا انداز بھی دلکش ہے۔

اسی لیے عاشق جب اپنے محبوب کو دیکھتا ہے تو اس کے ذہن میں محبوب کو لے کر طرح طرح کے خیالات جنم لیتے ہیں۔

۵:- لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

شاعر کا نام:- شیخ محمد ابراہیم ذوق۔

مفہوم:- اس دنیا میں جو بھی ہے انسان کی اس میں کوئی مرضی نہیں ہوتی ہے۔ یہاں سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے۔

تشریح:- اس شعر میں ذوق نے انسانی زندگی کی حقیقت بتائی ہے کہ انسان کے اپنے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔ جو کچھ بھی ہے اللہ کے اختیار میں ہے۔

اس دنیا کی تمام چیزیں اور نظام اللہ کی مرضی سے چلتی ہیں۔ انسان نہ ہی اپنی مرضی سے اس دنیا میں آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے جا سکتا ہے۔ اس کا اختیار صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

شاعر نے اس شعر کے ذریعے بتا رہا ہے کہ ہمیں زندگی اس دنیا میں لے کر آئی ہے۔

اور موت ہمیں اس دنیا سے لے جاتی ہے۔ یہ انسان کی کیسا خوش فہمی ہوتی ہے کہ وہ اس دنیا میں دل لگا بیٹھتا ہے۔ جبکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ اس دنیا میں ہم بہت کم وقت کے لیے آئے ہیں۔ اور اس وقت کو گزار کر ہم نے واپس اللہ کی طرف ہی لوٹ جانا ہے۔ کوئی بھی انسان نہ تو اپنی مرضی اور خوشی سے دنیا میں آتا ہے اور نہ ہی

Scanned with CamScanner

کوئی اپنی خوشی اور مرضی سے یہاں سے جا سکتا ہے۔ یہ دونوں کام اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ ذوق نے اس شعر میں انسانی اور دنیا کی دونوں کی حقیقتوں کو بیان کیا ہے۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

س 6:- کسی ایک موضوع پر مضمون لکھیں۔

پاکستان میں سیاحت کا فروغ:

خاکہ:-

1 سیاحت کی تعریف 2 اسلام میں سیر و سیاحت کی تعریف
3 سیاحت کی اقسام 4 سیاحت کی اہمیت
5 پاکستان میں سیاحت
6 پاکستان میں سیاحت کے لئے تفریحی مقامات
7 سیاحت کے لیے مذہبی مقامات
8 سیاحت پاکستان کے لیے حکومت کے اقدامات 9 عالمی ریکارڈ
10 خلاصہ بحث:-

سیاحت:- سیاحت تفریحی، فرحت بخشانہ، صحت افزائی یا پھر قدرتی نظاروں کو دیکھنے کے مقصد سے سفر کرنا ہے۔ آج کل سیاحت ایک مقبول عالمی تفریحی سرگرمی بن چکی ہے۔ اسلام میں بھی سیر و تفریح کا حکم دیا گیا ہے۔ تاکہ لوگ سیر و سیاحت سے جان سکیں کہ یہ تمام دنیا بنانے والی بس ایک ہی ذات ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"یعنی کہ زمین میں گھوم پھر کر دیکھو خدا نے کیسے تخلیق کی"
(سورۃ عنکبوت 20)

Date

اگرچہ سفر و سیاحت دونوں الفاظ ایک جیسا ہی استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن ان کا مطلب بالکل الگ ہیں۔

سفر سے مراد ہے طویل سفر پر جانے کی سیر کرنی۔ جبکہ سیاحت سے مراد ہے کسی ایک مخصوص جگہ کو دیکھنا اس کا مطالعہ کرنا، اس کا نظارہ کرنا۔

سیاحت نہ صرف سیر و تفریح اور صحت افزائی کے لیے مفید ہے۔ بلکہ سیاحت سے مقامی آبادی اور اس ملک کے اقتصادیات کو تقویت ملتی ہے۔ لوگوں کو کام کے مواقع فراہم ہوتے ہیں۔

سیاحت سے مختلف علاقوں، ثقافتوں اور خطوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ایک دوسرے کو جاننے اور سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ اور مختلف اچھی چیزیں معاشرے میں رائج ہوتی ہیں۔

اسی طرح سیاحت کی مختلف اقسام ہیں۔ جیسا کہ قدرتی نظاروں کو دیکھنا، مذہبی سیاحت جس میں لوگ مختلف مذہبی جگہوں پر جاتے ہیں۔ تاریخی سیاحت میں لوگ آثار قدیمہ اور پرانی عمارتوں کو دیکھنے جاتے ہیں۔

سیاحت ہر لحاظ سے بہترین ہوتی ہے اور فائدہ پہنچاتی ہے۔ پاکستان ایک پیارا ملک ہے۔ جسکو اللہ نے بہترین چیزوں اور خوبصورتی سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متنوع جغرافیہ اور انواع اقسام کی آب و ہوا دی ہے۔ پاکستان میں مختلف لوگ رہتے ہیں۔ جو کہ مختلف زبانیں بولتے ہیں۔ پاکستان کو بہت سے رنگوں والا گلدستہ کہا جاتا ہے۔

پاکستان میں میدان، پہاڑ، دریا، سمندر، صحرا، سرسبز میدان، ملتان، ریگستان، جنگلات، سرد و گرم علاقے، خوبصورت جھیلیں، جزائر اور بہت کچھ پایا جاتا ہے۔

سیاحت مختلف اقسام کی ہے۔ جیسے مذہبی، ماحولیاتی، سرمائی، ثقافتی، جغرافیائی، سمندری، جنگلات اور ثقافتی سیاحت ہے۔ پاکستان کے تمام صوبے قدرتی حسن سے مالا مال ہیں۔

Scanned with CamScanner

Date

ان عام علاقوں کا حسن قابل دید ہے۔ یہاں وسیع و عریض جنگلات ہیں۔ 23 مارچ 2007 میں اسلام آباد میں تعمیر ہونے والی یادگار پاکستان بھی سیر و سیاحت کے لیے لوگوں کی توجہ کا مرکز بنتی ہے۔

ملکی و غیر ملکیوں کو بھاتے ہیں۔ جہاں مارگلہ، دامن کوہ، شکر پڑیاں، راول جھیل، فیصل مسجد، لوک ورثہ، میوزیم، شاہدرہ، ٹلسیں، عجائب گھر اور اس کے علاوہ بھی بے شمار خوبصورت جگہیں ہیں۔ جو کہ لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔

سوات میں بھی بے شمار خوبصورت جگہیں پائی جاتی ہیں۔ یہاں کا حسن دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ سب سے مشہور جھیل سیف الملوک جہاں کا پانی بہت صاف و شفاف ہے۔ کتابی روایت کے مطابق یہاں پریاں اترتی ہیں۔ اگر چاندنی رات میں اس منظر کا نظارہ کیا جائے تو یقین نہیں آتا کہ اس قدر حسین جگہ بھی ہے۔

اس کے علاوہ پاکستان میں اور بھی سیاحت کے لیے مقامات ہیں۔ جو کہ مذہبی حوالے سے مشہور ہیں۔ جیسا کہ فیصل مسجد، بادشاہی مسجد، گرو نانک کا گردوارہ، مزار عبدالطیف بھٹائی، مسجد شاہ جہان۔ اس کے علاوہ قلعہ روہتاس، ہڑپہ، چولستان، کوٹ، لال شہباز قلندر کا مزار اور ٹیکسلا وغیرہ۔

ان جگہوں پر ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہر سال آتے ہیں۔ 2006 اور 2007 کے دوران سیر و سیاحت کے شعبے کی آمدن میں 6 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

اس وجہ سے پاکستان کو 276 ملین ڈالر سے زائد آمدن ہوئی۔ اس لیے حکومت کو چاہیے کہ وہ ملکی اقتصادیات پر توجہ دے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ 50 فیصد سے زائد ممالک اپنی اقتصادیات کا انحصار سیاحتی صنعت پر خرچ کرتی ہے۔ اور اسے بہتر بنانے کی کوشش۔

اور پاکستان کو بھی اس صف میں شامل ہونے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے تاکہ پاکستان بھی اس صف میں شامل ہو سکے۔ تنزانیہ اور سری لنکا بھی سیاحت کاروں کی وجہ

Scanned with CamScanner

بہت سے علاقے دنیا میں مشہور ہو چکے ہیں جن پر پاکستانی حکومت کو اس پر توجہ دینی چاہیے۔ حکومت کو چاہیے کہ اس تباہی اور بد امنی کو ختم کرنے کے لیے متاثرہ علاقوں میں امن کی بحالی کی جائے اور ان علاقوں کے خوبصورت مقام کو صاف ستھرا رکھا جائے تاکہ ان کی ثقافت، اور خوبصورتی ہمیشہ کے لیے قائم و دائم رہ سکے۔ پاکستان کے ہر صوبے میں بے شمار خوبصورت جگہیں پائی جاتی ہیں۔ آزاد کشمیر، گلگت بلتستان، ہیں سیاحت کو فروغ دے کر معیشت میں بہت اضافہ کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے لیے عوام و حکومت کو مل کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح یہ ملک ترقی کر سکتا ہے۔ اور عوام ایک آسودہ زندگی گزار سکیں گے۔

سوال نمبر ۷: اقتباس کی تلخیص کریں۔ اور عنوان لکھیں۔

برصغیر میں ہمیشہ بادشاہوں کی سلطنت رہی۔ جب مسلمان یہاں آئے تو ان کو زبان کی وجہ سے خاصی مشکل ہوئی [illegible] مختلف زبان [illegible] حکومت [illegible] ہر قوم پر توجہ نہ دے سکے لیکن اکبر بادشاہ کی حکومت میں [illegible] علم و زبان پر توجہ دی گئی فارسی زبان کے علاوہ کئی زبانوں کو بھی توجہ حاصل ہو پائی۔

عنوان: زبان کا ارتقاء

سوال نمبر ۸: درج ذیل عبارت کا ترجمہ کریں۔

درحقیقت بدلتی ہوئی دنیا میں ملک کی تقدیر جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کو بروئے کار لانے کی ہماری صلاحیت کے ذریعے بنائی جا سکتی ہے جو کہ ملک کی ترقی اور خوشحالی ہر دوسرے شعبوں کو فروغ دینے کا راستہ ہے۔ تیز رفتار ٹیکنالوجی ترقی نے قدرتی وسائل کی اہمیت کو کم کر دیا ہے۔ پوری دنیا میں سائنس ترقی کی وجہ سے تیز ٹیکنالوجی بہتری کی وجہ سے انسان اپنے کام میں مستقل بہتر ہو گا

Date

کیسا کہ مستقبل کے ڈیجیٹل کارکردگی کا مظاہرہ کر رہا ہے - آج دنیا
جس اہم پہلو کو دیکھ رہی ہے وہ انسانی حالت کو بہتر بنانا ہے
یہ سائنس کی کامیابی کو مستحکم کرنے کی مسلسل کوشش کر رہا
ہے - سائنسدان دریافتوں کے ذریعے انسانی کوششوں کو
ٹیکنالوجی اختراع میں تبدیل کرنا ہو گا -
جیسے انسانی حالت میں نمایاں
بہتری حاصل کرنے کے لیے تیار کرنا ہو گا -

Scanned with CamScanner